مولانا شیخ محمد عادل ربانی

ماتم کی حدود

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد یا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بسمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

ہمارے رسول ﷺ فرماتے ہیں: "جو حلال ہے وہ واضح ہے، اور جو حرام ہے وہ بھی واضح ہے۔ ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں ہیں جو شک کے دائرے میں آتی ہیں؛ ان سے بچ کر رہو۔" آپ ﷺ ایسا کیوں فرماتے ہیں؟ کیونکہ کبھی کبھی کچھ چیزیں عبادت کے نام پر کی جاتی ہیں؛ یہ اصل میں عبادت نہیں ہوتی، لیکن لوگ انہیں سنت یا فرض سمجھ لیتے ہیں۔ جو شخص اسے عبادت سمجھ کر کرتا ہے وہ گناہ کرتا ہے اور حرام کا مرتکب ہوتا ہے۔ لہذا یہ کیا ہے؟ ماتم۔ ماتم دو یا تین دن تک ہی رہتا ہے۔ یہ ہر سال بار بار نہیں کیا جاتا۔ ماتم میں مسلسل رونا اور چلانا درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ اللہ ﷻ کی مرضی ہے۔ موت یقینی ہے، اور شہادت بھی یقینی ہے۔ اس لیے سالوں تک ماتم کرنا اور پوری قوم کو اس ماتم میں گھسیٹنا درست نہیں ہے۔

ہم ماتم کا ذکر کیوں کر رہے ہیں؟ کیونکہ کل عاشورہ کا دن تھا؛ سیدنا حسین کی شہادت کا دن۔ کچھ لوگ ہیں جو روتے ہیں، چلاتے ہیں، سینہ پیٹتے ہیں، اور اسی طرح کی دوسری چیزیں کرتے ہیں۔ شاید ہم میں سے کچھ لوگ ایسا سوچتے ہیں، "کم از کم آج ماتم کر لیتے ہیں۔" یہ بالکل ہی بیکار اور بے مقصد ہے۔ اگر ماتم ضروری ہوتا تو تمام صحابہ کرام ہمارے رسول ﷺ کی وفات کے بعد ماتم کرتے۔ ہم انھی کی پیروی کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم ان کی دکھائی ہوئی راہ پر چلتے ہیں، ہم جانتے ہیں کہ ہمارے رسول ﷺ نے ایسا کرنے سے منع کیا تھا۔ ہمارے رسول ﷺ نے شروعات سے ہی اس کے لیے منع کیا تھا۔ آپ ﷺ کی راہ واضح ہے۔ اس لیے اپنے دماغ سے ایسی روایت بنانا اور پوری قوم کو ان کے ساتھ گھسیٹنا گناہ ہے اور ایک بھاری بوجھ ہے۔ جو لوگ گناہ کرتے ہیں وہ توبہ اور استغفار کرکے اپنے گناہوں سے بچ جاتے ہیں اور پاک ہوجاتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اس گناہ پر قائم رہتے ہیں ان پر زیادہ گناہ ہوتا ہے۔

اس لیے، جیسے کہ ہم نے کہا، جب اللہ ﷻ کے حکم کی بات آتی ہے، تو تعزیت کا وقت تین دن کا ہے؛ اس سے زیادہ کی کوئی ضرورت نہیں، یہی ہمارے رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ تعزیت کا وقت تین دن کا ہے۔ اس سے زیادہ ضروری نہیں۔ کیوں؟ کیونکہ انسان کی زندگی میں اور بھی کام ہوتے ہیں۔ اس کے بارے میں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں؛ آپ کو کہنا چاہیے، "یہ اللہ ﷻ کا فیصلہ ہے، اور ہم اسے تسلیم کرتے ہیں" اور اپنی زندگی جاری رکھیں۔

اللہ ﷻ ہماری حفاظت عطا فرمائے۔ وہ ﷻ ہماری حفاظت عطا فرمائے کہ ہم نیکی سمجھ کر گناہ نہ کریں۔ ہم اپنے آپ کو بیکار کی تکلیفیں نہ دیں اور نیکی سمجھ کر گناہ میں نہ گر جائیں، انشاءاللہ۔ اللہ ﷻ ہماری حفاظت عطا فرمائے۔ ہم اپنی زندگی کو ہمارے رسول ﷺ کی دکھائی ہوئی درست (حق) اور خوبصورت راہ پر جاری رکھیں، انشاءاللہ۔ اللہ ﷻ آخرت میں ہمیں ہمیشہ ہمارے پیاروں کے ساتھ رہنے کی توفیق دے، سیدنا حسن

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

اور سیدنا حسین، اور ان کے ساتھ جو شہید ہوئے، اور ان کی شفاعت نصیب ہو، انشاءاللہ۔ یہی اہمیت رکھتی ہے۔ ہم ان کے حال کے بارے میں یہی کہنا چاہیے، "اللہ ﷻ نے ایسا چاہا، اور یہ ہوگیا۔" لہذا اس کے سبب ان کا مرتبہ مزید بلند اور اعلی ہوگیا۔ آئیے ہم یہ نیت کرتے اور دعا کرتے ہیں کہ آخرت میں ان کے ساتھ رہیں، انشاءاللہ۔

ومن اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔

یہاں تلاوت قرآن ختم، دلائل الخیرات، تہلیلات، تکبیرات، صلوات، اور نیکی کے اعمال کیے گئے ہیں۔ ہم انہیں ہمارے رسول ﷺ کے لیے، اہل بیت اور صحابہ کی روحوں کو ہدیہ کرتے ہیں۔ تمام انبیاء، اولیاء، اصفیاء، مشائخ کی روحوں کو۔ خصوصاً کل کے شہیدوں، سیدنا حسن اور حسین، اور ان کے ساتھ جو تمام لوگ شہید ہوئے۔ ہمارے مرحومین کی روحوں کو۔ مومنین مرد اور عورتوں، مسلمان مرد اور عورتوں کی روحوں کو۔ نیکی کے آنے اور برائی کے جانے کے لیے۔ دنیا اور آخرت میں سعادت کے لیے۔

ﷲ تعالیٰ، الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۲۶ جون ۲۰۲۶ / ۱۱ محرم الحرام ۱۴۴۸
فجر نماز ـــ اکبابا درگاہ، استانبول

www.mawlanasultan.org